بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

زکوۃ کی رقم رفاہ عامہ میں لگانے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا زکوۃ کی رقم رفاہ عامہ میں لگا سکتے ہیں؟

جواب

مستحق زکوۃ کو مالِ زکوۃ کا مالک بنائے بغیر رفاہ عامہ کی کسی صورت میں رقم خرچ کرنے سے زکوۃ ادا نہیں ہوگی، خواہ کیسا ہی نیک کام ہو، کہ زکوۃ و عشر وغیرہ صدقات واجبہ کی ادائیگی کے لیے ضروری ہے کہ کسی غیر ہاشمی، فقیر شرعی، مستحق زکوۃ کو مالک کیا جائے، اور جہاں مستحق زکوۃ، شرعی فقیر کو، مالک بنانا نہ پایا جائے، وہاں صدقات واجبہ خرچ نہیں کیے جاسکتے، تاہم! نیکی و بھلائی کا کوئی ایسا کام، جہاں تملیک نہ پائی جاتی ہو، لیکن وہاں خرچ کرنے کی شرعاً حاجت ہو، اور صدقات واجبہ کا استعمال ہی ناگزیر ہو، تو وہاں حیلہ شرعی کرنے (شرعی فقیر مستحق زکوۃ کو مالک بنانے اور اس کی طرف سے مذکورہ کام کے لیے دیے جانے) کے بعد خرچ کرنا جائز ہے۔

زکوۃ شرعاً مال کے ایک معین حصے کا شرعی فقیر کو مالک بنانا ہے، چنانچہ تنویر الابصار میں ہے

هی تملیک جزء مال عینه شارع من مسلم فقیر غیر هاشمی و لا مولاه مع قطع المنفعة عن الملک من کل وجه لله تعالی

ترجمہ: اللہ عزوجل کی رضا کے لئے شارع کی طرف سے مقرر کردہ مال کے ایک جزء کا مسلمان فقیر کو مالک کردینا، جبکہ وہ فقیر نہ ہاشمی ہو اور نہ ہی ہاشمی کا آزاد کردہ غلام، اور اپنا نفع اس سے بالکل جدا کرلیا جائے۔ (تنویر الابصار مع الدر المختار، جلد3، صفحہ203 تا 206، مطبوعہ: کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں: زکوٰۃ کا رکن تملیکِ فقیر (یعنی فقیر کو مالک بنانا) ہے۔ جس کام میں فقیر کی تملیک نہ ہو، کیسا ہی کارِ حسن ہو جیسے تعمیرِ مسجد یا تکفینِ میت یا تنخواہِ مدرسانِ علمِ دین، اس سے زکوۃ نہیں ادا ہو سکتی۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد10، صفحہ269، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

درِ مختار میں ہے

یشترط ان یکون الصرف (تملیکا) لا اباحة۔۔۔ (لا) یصرف (الی بناء) نحو (مسجد و) لا الی (کفن میت و قضاء دینه)

ترجمہ: زکوۃ کی ادائیگی میں یہ شرط ہے کہ خرچ بطور تملیک ہو، بطور اباحت نہ ہو، لہذا کسی عمارت کی تعمیر جیسے مسجد، میت کے کفن اور قرض کی ادائیگی میں خرچ نہیں کرسکتے۔ (تنویر الابصار مع الدر المختار، جلد3، صفحہ 341، مطبوعہ: کوئٹہ)

امورِ خیر کے لئے زکوۃ کا حیلہ کرنے کے بارے میں غمز العیون اور فتاوی عالمگیری میں ہے

(واللفظ للثانی) اذا اراد ان یکفن میتا عن زکاۃ مالہ لا یجوز (والحیلة فیہ ان یتصدق بھا علی فقیر من اھل المیت)، ثم ھو یکفن بہ المیت فیکون لہ ثواب الصدقة ولاھل المیت ثواب التکفین، وکذلک فی جمیع ابواب البر التی لا یقع بھا التملیک کعمارۃ المساجد وبناء القناطر والرباطات لا یجوز صرف الزکاۃ الی ھذہ الوجوہ (والحیلة ان یتصدق بمقدار زکاتہ) علی فقیر، ثم یأمرہ بعد ذلک بالصرف الی ھذہ الوجوہ فیکون للمتصدق ثواب الصدقة ولذلک الفقیر ثواب بناء المسجد والقنطرۃ

ترجمہ: اگر کوئی شخص مالِ زکوۃ سے میت کا کفن تیار کرنا چاہے، تو یہ جائز نہیں ہے، ہاں یہ حیلہ کر سکتا ہے کہ یہ شخص (مالِ زکوۃ) میت کے خاندان کے کسی فقیر پر صدقہ کر دے اور پھر وہ میت کا کفن تیار کر دے، تو اب مالک کے لئے صدقے کا اور اہلِ میت کے لئے تکفین کا ثواب ہوگا، **اسی طرح کا حیلہ تمام ان امورِ خیر میں کیا جا سکتا ہے، جس میں تملیک نہیں پائی جاتی**، مثلاً مساجد، پُل اور سرائے بنانا کہ ان کاموں میں زکوۃ کا مال خرچ کرنا جائز نہیں ہے اور یہاں یہی حیلہ ہوگا کہ مالک زکوۃ کی مقدار کے برابر مال کسی فقیر کو دے دے اور پھر اسے کہے کہ تو ان کاموں میں خرچ کر دے، تو اب صدقہ کرنے والے کے لئے صدقہ کا اور مسجد و پُل بنانے کا ثواب فقیر کو ہوگا۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الحیل، الفصل الرابع، جلد6، صفحہ 392، مطبوعہ: کوئٹہ)

امام اہل سنت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن زکوۃ کے بارے لکھتے ہیں: پھر دینے میں تملیک شرط ہے، جہاں یہ نہیں جیسے محتاجوں کو بطورِ اباحت اپنے دستر خوان پر بٹھا کر کھلا دینا یا میّت کے کفن دفن میں لگانا یا مسجد، کنواں، خانقاہ، مدرسہ، پُل، سرائے وغیرہ بنوانا ان سے زکوۃ ادا نہ ہوگی۔ اگر ان میں صرف کیا چاہے تو اس کے وہی حیلے ہیں جو مسئلہ رابعہ میں گزرے۔ (فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ 110، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد ابو بکر عطاری مدنی
فتوی نمبر: WAT-4840
تاریخ اجراء: 24 رمضان المبارک 1447ھ/14 مارچ 2026ء